اکتوبر ۲۰۰۵ء

مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

ذِکرِ الٰہی کی برکات

قرآن مجید میں ہے: وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ ''اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے''۔

نماز اللہ کے ذِکر ہی کی ایک صورت ہے جس کے قیام کا حکم دیا گیا ہے۔ انسان کے اعمال کو اگر درجے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو سب سے بڑا درجہ ذِکر کا ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے: ما من شیئٍ انجیٰ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ۔ ''اللہ کے عذاب سے بچانے والی ذِکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں''۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ کا فرمان ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (آیت ۴۱) ''اے ایمان والو، اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔'' سورۃ الانفال میں فرمایا: وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (آیت ۴۵) ''لوگو، اللہ کا کثرت ذکر کیا کرو تا کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔''

یہ لسانی ذِکر ہے جس میں قرآن کی تلاوت، تسبیحات، استغفار اور حمد وثنا وغیرہ شامل ہیں اور یہ ذِکر کی عام صورت ہے۔ اس کے علاوہ قلبی ذِکر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر کر کے اس کا شکر ادا کرنا قلبی ذِکر ہے۔ حِصنِ حَصین کی ایک روایت میں ہے کہ کل مطیع للّٰہ فھو ذاکر۔ ''ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگا ہوا ہے، وہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہے''۔ یعنی ہر نیکی کا کام انجام دینے والا آدمی ذاکر ہے۔ تاہم آسان ذِکر زبان سے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنا ہے۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا، یارسول اللہ، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ ۔ ''تو ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذِکر سے تر ہو۔'' ایک موقع پر آپ علیہ السلام سفر میں جا رہے تھے کہ سامنے جمدان نامی پہاڑ آیا۔ آپ نے فرمایا: سیروا ھذا جمدان سبق المفرّدون ۔ ''لوگو، چلتے جاؤ۔ یہ جمدان پہاڑ ہے۔ اور مُفرِّد لوگ سبقت لے گئے۔'' پہاڑ کا ذکر آپ نے اس لیے کیا کہ پہاڑ اور شجر وحجر ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کی، حضرت! مُفَرِّدُون کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات یعنی اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔